روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 14 جنوری 2003ء 10 ذیقعد 1423 ہجری-14 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 12

ابن مریمؑ اور دجال

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-
میں نے رویا میں خود کو طواف کعبہ کرتے ہوئے دیکھا-ایک شخص گندمی رنگ اور لمبے بالوں والا دیکھا جس کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور بتایا گیا کہ یہ ابن مریم ہیں-پھر ایک اور شخص دیکھا جو سرخ رنگ گھنگھریالے بالوں والا تھا دائیں آنکھ سے محروم گویا آنکھ پھولی ہوئی ہے اور بتایا گیا کہ یہ دجال ہے

(صحیح بخاری کتاب التعبیر باب الطواف بالکعبہ حدیث نمبر 6508)

آنحضرت ﷺ کے رویا و کشوف کا روح پرور اور ایمان افروز تذکرہ

سارے انبیاء کے کشوف مل کر بھی آپؐ کے کشوف کے برابر نہیں ہو سکتے

آپؐ کے پاس جبریل بعض دفعہ انسانی شکل میں آتے اور سب کے سامنے سوالات کرتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10-جنوری 2003ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 جنوری 2003ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس روح پرور خطبہ میں آنحضرت ﷺ کے رویا و کشوف کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا-حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

خطبہ کے آغاز میں حضرت صاحب نے سورۃ شوریٰ کی آیت نمبر 52 کی تلاوت فرمائی جس میں وحی الٰہی اور اس کی اقسام کا بیان ہے- حضور نے فرمایا کہ اللہ کی وحی میں کشوف بھی شامل ہیں اور آنحضرتؐ کو جس قدر کشوف عطا کئے گئے ہیں سارے انبیاء کے کشوف کو ملا بھی لیا جائے تو ان کے برابر نہیں ہو سکتے-آپؐ کے کشوف کی یہ بھی شان ہے کہ ان کے پرتو کی وجہ سے اردگرد کے ماحول میں دوسروں کو بھی ان نظاروں میں شریک کیا گیا-

حضرت ابوہریرہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ نبوت سے پہلے آپؐ نے کونسی چیز دیکھی تھی-آپؐ نے فرمایا کہ میں دس سال کا تھا اور صحرا میں تھا کہ دو آدمیوں نے مجھے پکڑا اور لٹا کر میرا سینہ چاک کیا اور بغیر خون نکلے اور درد کے انہوں نے حسد اور کینہ نکالا اور رافت اور رحمت میرے دل میں ڈال دی- دوسری روایت میں ہے کہ آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ یہ واقعہ پیش آیا اور ان بچوں نے آپؐ کی والدہ کو بتایا کہ آپؐ قتل ہوگئے ہیں گویا وہ بچے بھی اس کشفی حالت میں شامل ہوئے-

ابتدا میں آپؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رویا صادقہ عطا ہوتیں پھر آپؐ غار حرا میں خلوت نشینی کرنے لگے اور بالآخر پہلی وحی نازل ہوئی جس پر آپؐ گھبرائے-حضرت خدیجہؓ نے کہا اللہ آپؐ کو ضائع نہیں کریگا-آپؐ صلہ رحمی کرتے' سچ بولتے' بوجھ اٹھاتے اور معدوم نیکیاں بجالاتے ہیں- حضرت خدیجہ آپؐ کو پہلی وحی کے بعد ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں-انہوں نے کہا کاش مجھ میں اس وقت طاقت ہوتی اور میں آپؐ کی مدد کر سکتا جب تیری قوم تجھے وطن سے نکال دے گی-اس وحی کے بعد کچھ عرصہ سلسلہ وحی منقطع رہا پھر سورۃ المدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں-

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جبریل نازل ہوئے انہوں نے نماز کی امامت کروائی اور میں نے ان کی امامت میں نماز پڑھی-یہاں تک کہ پانچ نمازیں پوری ہوگئیں-جبریل ایک دفعہ صحابہ کی موجودگی میں آئے اور اسلام' ایمان اور احسان کے بارہ میں سوالات پوچھتے رہے-آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو بتایا کہ یہ جبریل تھے جو تمہیں دین سکھانے آئے تھے-آپؐ نے ایک دفعہ سیاہ رنگ کی عورت دیکھی جو مدینہ سے جحفہ چلی گئی اس کی تعبیر یہ کی کہ بیماری مدینہ سے جحفہ چلی جائیگی-جنگ بدر سے پہلے آپؐ نے سرداران قریش کی موت کے مقام صحابہ کو دکھائے اور ایسا ہی ہوا-سعد بن ابی وقاصؓ نے احد کے موقع پر آنحضرتؐ کے ساتھ دو فرشتوں کو لڑتے دیکھا-جنگ احزاب میں خندق کھودنے کے دوران ایک سخت چٹان پر ضربات لگاتے وقت آپؐ کو قیصر و کسریٰ کے محلات دکھائے گئے جو بعد میں فتح ہوئے-معراج میں انبیاء سے ملاقاتیں کیں-بیت المقدس کا نظارہ کیا- حاطب بن ابی بلتعہ کے بھیجے ہوئے خط کو آپؐ نے کشفاً دیکھا-غزوہ موتہ کے شہداء آپؐ نے دیکھے اور پیشگی خبریں دیں-حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو براق پر سوار دیکھا-الغرض بے شمار رویا و کشوف ہیں جن میں صحابہ اور اردگرد کا ماحول بھی گواہ بنا-

AACP کے کنونشن کا التوا

موسم کی شدت کے پیش نظر 18 تا 19 جنوری 2003ء ہونے والا سالانہ AACP کنونشن ملتوی کر دیا گیا ہے-نئی تاریخوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا-
(چیئرمین AACP)

داخلہ پریپ کلاس 2003ء

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 22'23 فروری 2003ء بروز ہفتہ اتوار ہوگا- داخلہ فارم فیس آفس سے دستیاب ہونگے- داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں-داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں مورخہ 9 فروری 2003ء سکول ٹائم تک جمع کروائیں پریپ کلاس میں داخلہ کیلئے طلباء و طالبات کی عمر 31 مارچ 2003ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے-تحریری امتحان اور انٹرویو درج ذیل تاریخوں کو ہونگے-بچوں کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے اس دفعہ امتحان دو دن پر مشتمل ہوگا-

قاعدہ + تحریری امتحان

22 فروری بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے

انٹرویو (فرسٹ گروپ)

23 فروری بروز اتوار صبح 7:45 تا 11:00 بجے

سیکنڈ گروپ

23 فروری بروز اتوار صبح 11:30 تا 2:00 بجے

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا-

انگلش-انگریزی حروف تہجی-Aa to Zz

اردو-اردو حروف تہجی-الف تا ے

حساب-گنتی-1 تا 20

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا-

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

(2)

1957ء

9 فروری تا 5 مارچ حضور کا سفر سندھ

9 فروری حضور لاہور سے بذریعہ تیزگام روانہ ہوئے۔

10 فروری حضور حیدرآباد پہنچے اور پھر بذریعہ کار بشیرآباد تشریف لے گئے۔

11 فروری حضور کی میر پور خاص میں آمد۔

12 فروری حضور میر پور خاص سے ناصرآباد سندھ تشریف لے گئے۔

14,13 فروری حضور نے ناصرآباد سٹیٹ کی زمینوں کا معائنہ فرمایا۔

17 فروری حضور کی احمدآباد میں آمد۔ حضور نے انعامات تقسیم فرمائے۔

19 فروری حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1900ء)

19 فروری کرناٹک بھارت میں صوبائی کانفرنس۔

19 فروری حضور کی ناصرآباد سے کراچی کے لئے روانگی۔

20 فروری حضور کی کراچی میں آمد اور تیرہ دن قیام۔

20 فروری کراچی میں جلسہ مصلح موعود سے حضور کا خطاب۔

22 فروری بیچ لگژری ہوٹل کراچی میں حضور کا خطاب۔

22 فروری بیت ہمبرگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

24 فروری کراچی میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع سے حضور کا خطاب۔

24 فروری حضور نے مارٹن روڈ کراچی میں خدام الاحمدیہ کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔

25 فروری پیلاطوس ثانی کرنل ایم ڈبلیو ڈگلس کی لندن میں وفات بعمر 93 سال انہوں نے قتل کے جھوٹے مقدمے میں حضرت مسیح موعود کو بری قرار دیا تھا۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں ان کا مفصل تذکرہ فرمایا۔

کیم مارچ نیویارک مشن کی نئی عمارت کا افتتاح حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمایا۔

3 مارچ جماعت کلکتہ کے زیر اہتمام جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد۔

4 مارچ حضور کی کراچی سے ربوہ کے لئے روانگی اور 5 مارچ کو ربوہ آمد۔

6 مارچ غانا کی آزاد مملکت کے قیام پر حضور نے وزیر اعظم کو مبارکباد اور دعا کا پیغام بھیجا۔ غانا کے یوم آزادی کی تقریبات میں جماعت نے بھرپور حصہ لیا۔

11 مارچ گورنر تامل ناڈو کو مدراس بھارت میں احمدیہ لٹریچر کا تحفہ دیا گیا۔

15 مارچ ٹانگانیکا میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے بیت السلام کا افتتاح کیا۔

16 مارچ حضرت ڈاکٹر محمد عمر صاحب لکھنوی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1905ء)

17,16 مارچ کیرالہ بھارت میں صوبائی کانفرنس کا انعقاد۔

21 تا 23 مارچ جماعت کی 38 ویں مجلس مشاورت تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں منعقد ہوئی۔ 4 سال کے وقفہ کے بعد حضور مجلس مشاورت کے سب اجلاسوں میں رونق افروز رہے۔

21 مارچ مجلس مشاورت نے حضور کی تقریر جلسہ سالانہ 56ء کی روشنی میں انتخاب خلافت کے متعلق تاریخی قرارداد پاس کی اور قواعد کو مرکزی شکل دی گئی۔

23 مارچ مجلس مشاورت کے اجلاس میں پاکستان کے اسلامی جمہوریہ بننے کی پہلی سالگرہ پر مبارکباد کی قرارداد پاس کی گئی۔

26 تا 29 مارچ حضور کا سفر نخلہ

رپورٹ: دبیر احمد صاحب

شیفیلڈ میں یوم پیشوایان مذاہب

16 رجون 2002ء کو جماعت احمدیہ شیفیلڈ نے "یوم پیشوایان مذاہب" کے سلسلہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔ شیفیلڈ میں اس قسم کی تقریب کے انعقاد کا یہ پہلا موقع تھا۔ قریباً ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں اس تقریب کی تیاری مکمل کی گئی۔ ابتدائی طور پر دوسو سے زائد دعوتی خطوط ارسال کیے گئے۔ اس کے علاوہ احباب جماعت نے بھی ذاتی طور پر اپنے زیر دعوت دوستوں کو مدعو کیا۔ اس تقریب میں کل 145 رافراد شامل ہوئے جن میں 75 رغیر مذاہب کے مہمان شامل تھے۔ اس تقریب میں اپنے خیالات کے اظہار کے لئے پانچ بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی گئی جن میں دین حق، ہندوازم، یہودیت، عیسائیت اور سکھازم شامل ہیں۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب ریجنل مربی نے کی اور آیات کریمہ کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ پھر مکرم محسن عباس رضوی صاحب صدر جماعت احمدیہ شیفیلڈ نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اس تقریب کے انعقاد کا پس منظر بیان کیا اور مہمانوں کا ان کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ پھر مکرم بلال اٹکنسن صاحب ریجنل امیر نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

سب سے پہلے ہندوازم کی نمائندہ خاتون Mrs. Harsha Savani, Secretary, Hindu Samaj کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوازم دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں سے ایک ہے جس کی ابتداء برصغیر پاک و ہند میں ہوئی اور آج بھی وہاں کی بیشتر آبادی اسی مذہب کی پیروکار ہے۔ ہندو اگرچہ ایک خدا کی ہی عبادت کرتے ہیں لیکن خدا کی مختلف صفات کے اظہار کے لئے مختلف نام رکھے گئے۔

اس کے بعد یہودیت کے نمائندہ Mr. D.A. Grunwerg, President Jewish Congregation نے بتایا کہ وہ بھی ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں لیکن بارش، بیماری، موت وغیرہ پر قدرت رکھنے کی وجہ سے خدا کے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔

پھر عیسائیت کے نمائندہ Reverend Richard IMPEY, Vicar of Wentworth نے اپنے خطاب میں حاضرین کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں بتایا۔

اس کے بعد سکھ نمائندہ Mr.Surrender Singh Dhallon, Representaive of Sikh Temple نے اپنے خطاب میں اپنے مذہب کا تعارف کروایا انہوں نے کہا اس کے بانی حضرت بابا گرونانک تھے۔ وہ بائیس سال تک اپنے مذہب کا پرچار کرتے رہے اور اس سلسلہ میں دور دراز کے مختلف ممالک کے سفر بھی کیے۔ وہ سری لنکا، برما، تبت، بغداد اور مکہ وغیرہ بھی گئے۔

آخر میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے دین حق کی نمائندگی میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد صدر مجلس نے حاضرین کو دعوت دی کہ اگر وہ کسی مقرر سے کوئی سوال کرنا چاہیں تو انہیں اس کی اجازت ہے۔ چنانچہ حاضرین نے بہت سے سوالات کئے اور یہ دلچسپ مجلس بہت دیر تک جاری رہی۔

سوال و جواب کی مجلس کے بعد مکرم سید منصور شاہ صاحب نے مہمانوں میں تحائف تقسیم کئے اور پھر اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ بے شک مختلف مذاہب میں فرق موجود ہیں لیکن پھر بھی ہم باہم مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ ہماری زبان، رنگ وغیرہ کا فرق صرف پہچان کے لئے ہے اور ہم پرامید ہیں کہ اس قسم کی میٹنگوں سے ہم پہلے سے بڑھ کر فائدہ اٹھائیں گے۔

آخر میں مکرم محسن عباس رضوی صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور انفرادی طور پر تمام مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ``Revelation, Rationality, Knowledge & Truth,, کا تعارف پیش کیا۔

دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی جو مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے کروائی۔ پھر حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ اکتوبر 2002ء)

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا سلسلہ وار خطاب

دین حق میں عورت کا مقام

قسط چہارم

تعدد ازدواج

ایک یہ (دینی) حکم ایسا ہے جس کے متعلق اہل مغرب میں خصوصیت کے ساتھ چرچا رہتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ (دین) نے بڑا ظلم کیا ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دے دی اور صرف مرد کو دی عورت کو نہیں۔ دو اعتراضات کیے جاتے ہیں۔

پہلے تو میں قرآنی الفاظ آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ آپ اس کے مفہوم کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ کیوں اجازت دی اور کن شرائط کے ساتھ دی۔ اور کیا ایسی صورت میں اجازت دینا درست تھا یا ناجائز تھا۔(۔)(سورۃ النساء آیت 4-5)

فرمایا اگر تمہیں خوف ہو کہ تم یتیموں کے بارہ میں انصاف نہ کرسکو گے تو جو صورت تمہیں پسند ہو کرلو۔ یعنی غیر یتیم عورتوں میں سے دو دو اور تین تین اور چار چار سے نکاح کر سکتے ہو۔ لیکن اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم عدل نہ کرسکو گے تو ایک ہی عورت پر اکتفا کرنا ضروری ہے۔ یا وہ جو تمہارے ہاتھوں کے تابع ہو۔ اس طریق سے بہت قریب ہے کہ تم ظالم نہ ہو جاؤ۔ اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کرو۔ پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے اس میں سے کچھ تمہیں دیں تو اس میں سے بے شک کچھ استعمال کرو۔ لیکن عورت کی ملکیت پر اس کی مرضی کے بغیر نظر نہیں ڈالنی یہ اس کا مفہوم ہے۔

یہ جو چار شادیوں تک کی اجازت ہے اس کے مختلف پہلو ہیں جن کو میں آپ کے سامنے الگ الگ نمایاں طور پر کھول کر رکھنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی تو یہ بات ہے کہ یہ اجازت مشروط ہے اور دونوں طرف سے سخت شرطوں نے اس اجازت کو گھیر رکھا ہے۔ اس آیت کے آغاز میں ہی یہ بیان فرمایا گیا(۔) کہ اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ تم یتامیٰ کے درمیان انصاف نہیں کرسکو گے تب تمہیں اجازت ہے۔ یعنی انصاف کی حفاظت کی خاطر اجازت ہے کہ ایک سے زیادہ بیویاں کرلو۔ غالباً مراد یہ ہے کہ کوئی یتیم بچی جو تمہارے گھر میں رہتی ہے اور خطرہ ہے کہ تم اس سے انصاف نہیں کرسکو گے تو بہتر ہے کہ شادی کر کے اس سے عزت کا سلوک کرو۔ اور اجازت دینے کے بعد فرمایا(۔) اب دوبارہ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ایک سے زائد شادیوں کے لئے تمہاری انصاف کرنے کی استعداد لازمی شرط ہے۔ اگر تمہیں یہ وہم ہو کہ تم ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کے نتیجہ میں انصاف پر قائم نہیں رہ سکو گے تو یاد رکھنا کہ ایک ہی شادی پر اکتفا لازم ہے۔ آج کی دنیا میں جہاں تک میں نے نظر ڈالی ہے، شاذ کے طور پر ہی آپ کو (مومنوں) میں سے کوئی ایسا مرد دکھائی دے گا جو ایک سے زیادہ شادیاں کر کے دونوں کے درمیان کامل انصاف کرتا ہو۔ اس لئے بظاہر (دین) کے نام پر جو ایک سے زائد شادیاں کرنے والے مرد دکھائی دیتے ہیں ہ(دین) کے نام پر شادیاں کر کے (دین) پر عمل نہیں کر رہے بلکہ مخالفت کر رہے ہیں۔ میرے علم میں کئی ایسے مرد ہیں جنہوں نے ایک سے زائد شادی کی اور پرانی بیوی کو معلقہ کی طرح چھوڑ دیا۔ اور پھر اس کے گھر جھانک کر بھی نہیں دیکھا۔

ہمارے ایک تعلق والے دوست ہندوستان سے تشریف لائے اور انہوں نے اخبارات میں ایک اشتہار شائع کیا۔ اس کا مضمون یہ تھا کہ میں شادی شدہ ہوں میرے اتنے بچے ہیں لیکن میں ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ دوسری شادی کروں اسلئے اگر یورپ کی کوئی خاتون اس بات کے لئے آمادہ ہو (اور غالباً جرمن قوم کو خاص طور پر مخاطب کیا تھا) کہ جرمن قوم میں چونکہ ایسی عورتیں ہیں جو جنگ کے بعد بیچاری تنہا رہ گئی ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں، اس لئے اگر ان میں سے کوئی خاتون راضی ہوں تو اپنا نام پیش کریں۔ ان کو اتنی چٹھیاں ملیں کہ ہزارہا خطوط کی چھان بین کے لئے ایک پرائیویٹ سیکرٹری رکھنا پڑا تا کہ وہ جانچ پڑتال کرنے کے بعد چند خواتین کے کوائف خصوصی توجہ کے لئے ان کے سامنے پیش کرے۔ وہ صاحب ان دنوں ہالینڈ کے جماعت احمدیہ کے مشن ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اس وقت کے مربی نے مجھے خود یہ واقعہ ہنس ہنس کر سنایا کہ ان کے قیام کے دوران ڈاک کے تھیلوں کے تھیلے انہیں اٹھا کر لانے پڑتے تھے۔ یہ سب خواتین جانتی تھیں کہ ان صاحب کی یہ دوسری شادی ہے کیونکہ اشتہار میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ ان صاحب کی پہلی بیگم زندہ ہیں اور پوری طرح برابری کے حقوق کے ساتھ وہ دوسری عورت کو ساتھ رکھیں گے۔ ان تمام کڑی شرائط کے باوجود یہ ہزاروں خطوط موصول ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ گو مغربی عورتوں کو (دینی) تعلیم پر اعتراض تو ہوتا ہے لیکن جب خود ضرورت پڑتی ہے تو خود انہیں اسی تعلیم پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ آج کی تہذیب کے اکثر دکھ اس تعلیم سے انکار کا ورثہ ہیں۔ اس کے علاوہ آپ تصور کریں کہ دو صورتوں میں سے اگر یہ صورت نہیں تو دوسری صورت کیا ہے؟ بھاری تعداد میں عورتیں اگر بغیر شادی کے رہیں تو انہوں نے بہر حال اس آزاد معاشرہ میں اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا ہے۔ پس وہ ایسا اکثر شادی شدہ مردوں سے تعلقات بڑھا کر کرتی ہیں۔ اس وقت ان کی بیوی کو سوکناپے کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ انہیں تو صرف یہ چاہئے کہ قانونی طور پر بس وہ خاوند اسی کا رہے۔ لیکن جس خاوند کو دوسری جوان لڑکیاں میسر آجائیں تو اکثر وہ اپنی بیوی کا بن کر نہیں رہ سکتا۔ اور شادی شدہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔

اس سلسلہ میں جب گفتگو کا موقع ملتا ہے تو بعض دفعہ بعض سوال کرنے والیاں پریس کانفرنسز کے موقع پر یہ سوال کرتی ہیں "تو پھر عورتوں کو بھی اجازت ملنی چاہئے تھی"۔ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ دیکھو بیک وقت دونوں کو اجازت نہیں مل سکتی۔ ضرورت تو یہ ثابت ہو رہی ہے کہ مرد گھٹا کرتے ہیں، عورتیں زیادہ ہوا کرتی ہیں۔ اور اجازت خدا عورتوں کو دے دے تو مصیبت ہی پڑ جائے۔ پہلے ہی مرد کم ہیں۔ اگر عورتیں چار چار شادیاں کرنے لگ جائیں تو بھاری اکثریت **عورتوں** کی بغیر شادی کے رہ جائے گی۔ سوسائٹی پر قیامت برپا ہو جائے گی۔

اور اگر یہ کہو کہ نہیں انصاف سے کام لیا جاتا دونوں کو بیک وقت اجازت دے دی جاتی تو میں ان سے کہتا ہوں کہ اس صورت میں ذرا پھر حساب تو لگا کے دیکھو۔ فرض کرو تم نے اپنے خاوند کے علاوہ تین اور مردوں سے شادی کی۔ اور ان تین مردوں نے اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے تین تین اور عورتوں سے شادی کی۔ اور ان تین تین عورتوں نے پھر تین تین اور مردوں سے شادی کی اور پھر ان مردوں نے تین تین اور عورتوں سے شادی کی۔ سارا ملک ایک شادی شدہ خاندان بن جائے گا۔ اس صورت میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بچے کس خاوند کے ہوں گے؟ اور ان بچوں کا نان نفقہ کون ادا کرے گا؟ کس طرح پھر طلاق کے جھگڑے طے ہوں گے اور جائیدادیں بانٹی

جائیں گی۔ایسا احمقانہ سوال ہے کہ اس کا کوئی حل سوال کرنے والا بھی پیش نہیں کر سکتا۔اس لئے (دین) کی تعلیم سے مفر نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی تعلیم جذبات پر نہیں فطرت انسانی پر مبنی ہے اور ضروریات انسانی پر مبنی ہے اور ہر زمانہ کے لئے ہے۔امن کے زمانہ کیلئے بھی ہے اور جنگ کے زمانہ کے لئے بھی ہے۔پس وہ تمام احتیاطیں اختیار کرنے کے بعد جس کے نتیجہ میں ظلم سے مردوں کو روکا جائے خدا تعالیٰ نے مناسب شرطوں کے ساتھ ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی اور اسے عمومی قانون نہیں قرار دیا۔اگر عمومی قانون اسے سمجھا جائے تو پھر نعوذ باللہ من ذالک، خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ پر ایک شدید اعتراض وارد ہوتا ہے۔یعنی ایک طرف خدا تعالیٰ گویا یہ تعلیم دے رہا ہے کہ ہر مرد کے لئے بہتر ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرے۔دو دو، تین تین، چار چار، شادیاں کرے اور دوسری طرف عورتوں اور مردوں کا توازن تقریباً ایک دوسرے کے برابر رکھا ہو۔ہو ہی نہیں سکتا کہ مرد اور عورت کی تعداد تو برابر پیدا ہو رہی ہو اور مردوں کو چار چار شادیوں کی اجازت کی تعلیم دی جا رہی ہو۔اس لئے لازماً یہ تعلیم عام نہیں ہے، انہی حالات سے مخصوص ہے جن کا ذکر میں نے کیا ہے اور ان شرائط کی پابند ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔

اس کے علاوہ بھی بعض ضرورتیں پیش آ سکتی ہیں، صرف جنگ کی ضرورتیں نہیں ہیں۔ان کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے جو ذکر فرمایا ہے وہی عبارت آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔آپ فرماتے ہیں:۔

''ہمیں جو کچھ خدا تعالیٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔قرآن شریف کا منشا زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تم کو اپنے نفوس کو تقویٰ پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثلاً اولاد صالحہ کے حاصل کرنے اور خویش و اقارب کی نگہداشت اور ان کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کر لو لیکن اگر ان میں عدل نہ کر سکو تو پھر یہ فسق ہوگا اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرو گے کہ ایک گناہ سے نفرت کی وجہ سے دوسرے گناہوں پر آمادہ ہوئے''۔

(ملفوظات جلد ہفتم، مطبوعہ لندن 1984ء صفحہ 64-65)

پس ایک اور شرط قرآن کریم نے پیش فرمائی (۔) (سورۃ النساء آیت نمبر 130) انصاف پر اتنا زور دیا کہ پھر خدا تعالیٰ نے اس کی وضاحت فرمائی کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جذباتی لحاظ سے بھی سو فیصد برابری ہو، یہ ممکن ہی نہیں ہے۔یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جتنی محبت انسان کسی ایک بیوی سے کرے بعینہ اتنی محبت دوسری بیوی سے بھی کرے۔پس قرآن کریم انصاف قائم کرنے کا حکم دیتے ہوئے ہرگز یہ تعلیم نہیں دیتا کہ محبت کرنے میں انصاف کرو کیونکہ دل کے معاملات پر انسان کا کوئی دخل نہیں۔مگر خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ کسی ایک کی محبت زیادہ ہونے کے باوجود جس سے محبت کم ہے اس کے ساتھ بھی معاملات میں برابری کا سلوک کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں ایسا مثالی نمونہ پیش فرمایا ہے کہ آخری عمر میں جب کہ آپؐ کمزور ہو گئے اور آپؐ کو یہ استطاعت نہیں تھی کہ ہر گھر میں باری باری جا کر رہیں، ایسی صورت میں آپؐ نے ان بیویوں سے جن کے لئے آپؐ کی دیکھ بھال مشکل تھی، اجازت لی کہ جو بیویاں نسبتاً صحت مند اور دیکھ بھال کی استطاعت رکھتی ہیں آپؐ ان ہی کے گھر جایا کریں۔اور جب مختلف بیویوں نے خوشی کے ساتھ یہ اجازت دے دی تو پھر آپؐ نے اس تجویز پر عمل فرمایا۔(صحیح بخاری کتاب المغازی)

بائبل اور تعدد ازدواج

جہاں تک دیگر مذاہب کا تعلق ہے یہ عجیب بات ہے کہ یہ غیر مذاہب والے جو (دین) پر اعتراض کرتے ہیں ان کے مذاہب کا مطالعہ کریں تو بالکل برعکس صورت نظر آ رہی ہے۔موسوی شریعت نے کھلم کھلا تعدد ازدواج کی اجازت دی (استثناء باب 21 آیت 15) نیز سلاطین 3 باب 11 آیت 3 کا مطالعہ کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ اس کھلی اجازت کے ساتھ انصاف کی کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی۔جن انبیاء کو یہ بہت ہی عظمت کا مقام خود دیتے ہیں جن سے آگے سارے نبوتوں کے سلسلے جاری ہوئے اور جن کی آگے کی نسل سے ان کے نزدیک دنیا کا منجی پیدا ہوا یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، آپ جانتے ہیں ان کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔(پیدائش باب 16 آیت 3-4 اور پیدائش باب 25 آیت 1) اسی طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔(پیدائش باب 29 آیت 22 تا 24 اسی طرح پیدائش باب 30 آیات 10,9,4,3,2)۔سموئیل باب 3 آیات 2 تا 5 اور پھر 2 سموئیل باب 5 آیت 13 میں حضرت داؤد کی بیویوں کا ذکر ملتا ہے اور یہ ذکر ملتا ہے کہ ننانوے بیویاں تھیں اور ابھی سوویں کی تمنا موجود تھی۔اللہ تعالیٰ نے زبردستی روکا ورنہ حضرت داؤد، بائبل کے مطابق، رکنے والے نہیں تھے۔اگر مردوں کے تقویٰ کا یہ نقشہ بائبل کھینچ رہی ہے تو کسی بائبل کی طرف منسوب ہونے والے کا اور بائبل کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے کا ہرگز یہ حق نہیں کہ چار بیویوں پر اعتراض کرے، یہ انصاف اور تقویٰ کے خلاف ہے۔حضرت سلیمان کی بیویوں کا ذکر سلاطین 1 باب 11 آیت 32 میں آپ مطالعہ کر سکتے ہیں۔

ہندوازم اور تعدد ازدواج

ہندوؤں کی طرف سے بھی تعدد ازدواج پہ اعتراض کیا جاتا ہے۔حالانکہ حضرت کرشن کو کثرت کے ساتھ بن بیاہتا بیویوں والا دکھایا گیا ہے۔اور بہت سے ہندو بزرگوں کا تذکرہ ہندو الہی کتب میں ملتا ہے جنہوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں۔(دیکھئے منو باب 9 آیت 122 منو باب 9 آیت 149 اور منو باب 9 آیت 184)۔لالہ لاجپت رائے اپنی کتاب سری کرشن مہاراج جی کے صفحہ 97-98 پر لکھتے ہیں کہ کرشن جی تعدد ازدواج پر عملاً کاربند تھے۔

عیسائیت اور تعدد ازدواج

بائبل کی اس تعلیم کو آپ دیکھئے تو حضرت مسیح ناصری نے کہیں بھی عہد نامہ قدیم کی تعدد ازدواج کی تعلیم کو منسوخ نہیں فرمایا۔اس لئے عیسائیوں کا بھی آج یہ حق نہیں ہے کہ وہ اس تعلیم کو منسوخ سمجھیں جس کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول تھا کہ میں تو رات کا ایک شعشہ بھی تبدیل کرنے کے لیے یا مٹانے کیلئے نہیں آیا، میں تو اس تعلیم کو مکمل کرنے کے لئے آیا ہوں۔

پس اگر حضرت مسیح ناصری کے ارشادات کا فقدان پیش نظر رکھا جائے اور آپ کے عمل کو دیکھا جائے تو عیسائیت میں تو ایک شادی کی بھی اجازت نہیں ہونی چاہئے اور ہر عیسائی مرد کلیتاً شادی سے احتراز کرے۔(۔)

اس لئے عیسائی دنیا کو اگر اعتراض ہے تو تب اعتراض کرے جب پہلے اپنی تعلیم پر عمل کر کے دکھائے۔ایک بھی شادی نہ کریں۔اپنی تعلیم کو دیکھے بغیر، اپنی کتابوں کا مطالعہ کئے بغیر یا جاننے کے باوجود عمداً ان کو نظر انداز کرتے ہوئے (دین) پر اعتراض کی جرأت کرنا بے باکی ہے۔ہمیں محض سمجھانے کی خاطر ان سب باتوں کی طرف توجہ مبذول کروانی پڑتی ہے۔ہمارے اس طرز عمل کو اس انگریزی محاورہ میں بیان کیا گیا ہے Physician heal thyself

ایک عجیب بات یہ ہے کہ (دین) جس پر تعدد ازدواج کی تعلیم کا اعتراض ہے اس پر اعتراض کرتے ہوئے دیگر سارے مذاہب یہ بھول جاتے ہیں کہ صرف (دین) ہے جس نے تعداد کو کم کر کے اس پہ پابندی لگائی ہے۔جن دیگر مذاہب نے ایک سے زیادہ بیویوں کی اجازت دی یا ان کے انبیاء اور مقدس لوگوں نے یہ نمونے دکھائے ان میں تعداد کی پابندی کہیں نہیں ملتی۔اس

لئے جہاں تک دیگر مذاہب کا تعلق ہے جتنی چاہیں شادیاں کرتے پھریں ان کو کھلی اجازت ہے اور پھر وہ شرائط انصاف سامنے نہیں رکھی گئیں جن کو قرآن کریم نے کھول کر بیان فرمایا اور وہ پاک نمونے نہیں دکھائے جو حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پاک نمونے تھے۔

اگر کسی عورت کو یہ خطرہ ہو کہ اس کا خاوند (دینی) تعلیم کا عذر رکھ کر عملاً محض اپنے نفس کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہے گا تو ایسی عورتوں کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ یہ قطعی حل تجویز فرماتے ہیں کہ:۔

''جب کہ یہ مسئلہ (دین) میں شائع متعارف ہے کہ چار تک بیویاں کرنا جائز ہے مگر جبر کسی پر نہیں (یعنی نہ مرد پر ہے نہ عورت پر ہے) اور ہر ایک مرد اور عورت کو اس مسئلہ کی بخوبی خبر ہے (جانتے ہیں کہ یہ ایسا ہوتا ہے) تو یہ ان عورتوں کا حق ہے کہ جب کسی (مومن) سے نکاح کرنا چاہیں تو اول شرط کرالیں کہ ان کا خاوند کسی حالت میں دوسری بیوی نہیں کرے گا۔ اور اگر نکاح سے پہلے ایسی شرط لکھی جائے تو بے شک ایسی بیوی کا خاوند اگر دوسری بیوی کرے تو جرم نقض عہد کا مرتکب ہوگا''۔ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد نمبر 23 صفحہ 246،)

لیکن اس ترکیب کا ناجائز استعمال نہ کریں کہ جہاں جائز ضرورتیں ہیں وہاں ان جائز ضرورتوں سے بھی آپ منہ موڑ لیں اور (دین) کی روح کے منافی عمل کرنا شروع کر دیں۔ ایک جائز ضرورت مرد کی اولاد ہے۔ اگر اولاد کے نہ ہونے کی ذمہ دار عورت ہے تو ایسی عورت کو اپنے خاوند کو دوسری شادی کرنے کی بخوشی اجازت دے دینی چاہئے۔ بصورت دیگر وہ خلع لے سکتی ہے۔ اسی طرح اگر مرد اولاد کے نہ ہونے کا ذمہ دار ہے تو اس کے لئے دوسری شادی کا کوئی معقول جواز نہیں اور اگر وہ قول سدید سے کام لے اور جہاں شادی کرنا چاہے وہاں بتادے کہ میں اولاد پیدا کرنے کا اہل نہیں تو فریق ثانی ضرور اس کا انکار کر دے گا۔ اس کے ذکر کا خیال مجھے اس لئے آیا کہ چند مہینے پہلے میں نے خطبہ میں یہ کہا تھا کہ جماعت احمدیہ جو اپنی دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے ہمارے دل میں تمنا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور کچھ تحفے پیش کریں۔ ہم نے بہت روپوں کی قربانی کی اور کئی قسم کی قربانیاں کیں اور اصلاح نفس کے پروگرام بنائے تاکہ ہم جب نئی صدی میں داخل ہوں تو بہت بہتر حال میں خدا کے حضور نیکیوں کے ہدیے لے کر داخل ہوں۔ اس ضمن میں مجھے خیال آیا، جو میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک تھی، کہ کیوں نہ ہم اپنے بچے خدا کے حضور تحفے کے طور پر پیش کریں جو اگلی صدی کے انسانوں کی ذمہ داریاں قبول کرنے کے لئے ہم خدا کی جماعت کے سپرد کر دیں کہ جس طرح چاہو ان کی تعلیم و تربیت کرو۔ اور آئندہ صدی کے انسانوں تک (دین) کا پیغام پہنچانے کے لئے ان کو استعمال کرو۔ چنانچہ میں نے تحریک کی کہ خطبہ کے بعد سے آئندہ صدی تک آپ اگر یہ عہد کر لیں کہ ہمارے ہاں جو بھی بچہ پیدا ہوگا ہم خدا کے حضور پیش کر دیں گے تو ایک بہت ہی پیارا تحفہ ہوگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ اس کی برکت سے بعض گھر جو اولاد کی رونق سے محروم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اولاد عطا فرما دے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ابھی سے بعض اطلاعیں ملنی شروع ہو گئی ہیں کہ خدا کے فضل کے ساتھ جب میاں بیوی نے یہ ارادہ کیا تو باوجود اس کے کہ سالہا سال سے اولاد نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس نیک تمنا کی برکت سے ان کے گھر میں امید بنادی، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ہدایت پر جہاں تک ممکن ہو عمل کرنا چاہئے اور کثرت کے ساتھ آئندہ صدی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے بچے پیش کرنے چاہئیں۔ اس تحریک کے نتیجہ میں بعض مردوں کو بہانہ مل گیا۔ انہوں نے کہا ہمارے بچے تو پہلے موجود ہیں لیکن ہم اس صدی کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں صرف دو سال رہ گئے ہیں۔ فوراً اجازت دیں ہم شادی کر لیں تاکہ بچہ پیدا ہو اور ہم (دین) کے حضور پیش کر دیں۔ میں نے کہا کوئی ضرورت نہیں ہے جو بچے پہلے ہیں وہی ٹھیک ہیں ان کو کیوں نہیں وقف کرتے۔ کہہ دو ہم مجبور ہیں کہ نیا بچہ پیدا نہیں کر سکتے۔ لیکن بعض مردوں نے عورتوں پر اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ بے چاریاں اپنے اخلاص میں مجبور ہو کر اجازت دینے لگ گئیں کہ ہاں اگر اس نیک نیت سے تم شادی کرنا چاہتے ہو تو ہماری طرف سے اجازت ہے یہ بھی احمدی عورت کی عجیب شان ہے۔ دنیا کے پردہ میں ایسے نمونے آپ کو نہیں ملیں گے۔ صرف ایک خدا کی رضا کی خاطر، اس خیال سے کہ اگر ہم وہ تحفہ نہیں پیش کر سکتیں تو بیشک ہمارا خاوند نسبتاً جوان سوکن لے آئے جس کے بچے کو وہ وقف کی اس نئی تحریک میں شامل کر سکے۔ اپنی جگہ ان کی یہ قربانی اور ان کا اخلاص قابل قدر ہے۔ مگر مردوں کو غلط بہانے نہ بنانے دیں اور ایک نیک تحریک میں بدنیتوں کو شامل نہ ہونے دیں۔

اس سلسلہ کا بقیہ مضمون اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو انشاء اللہ آئندہ بیان کروں گا۔

خدا حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2002ء)

خطاب 23 جولائی 88ء
جلسہ سالانہ مستورات برطانیہ

حضور نے سورۃ النساء کی آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ ہے:۔

جو بھی نیک اعمال بجا لائے خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہی لوگ ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے۔ اور کھجور کی گٹھلی کے اندر واقع لکیر کے برابر بھی ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (النساء:125)

اس سے پہلے دو قسطوں میں یہ مضمون آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ قسط تیسری اور آخری ہوگی۔ میں مختصراً آپ کو یاد کراتا ہوں کہ اس سے پہلے اس موضوع پر کہ (دین) عورت کو مذہب میں ایک خاص مقام دیتا ہے اور اس سے کوئی ناانصافی نہیں کرتا، کسی حد تک میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔

عورت اور مذہب

اب میں مختصراً آپ کے سامنے بعض نئے پہلوؤں سے مختلف مذاہب میں عورت کے ذکر کے نمونے پیش کرتا ہوں۔ بعض مذاہب میں تو سرے سے ہی عورت کا کوئی ذکر ہی موجود نہیں ہے جیسے کنفیوشس ازم، شنٹو ازم اور بدھ ازم وغیرہ۔ لیکن بعض دوسرے مذاہب میں جہاں عورت کا ذکر ملتا ہے تو ایسی تذلیل کے ساتھ کہ بعض لوگوں کو ایسے مذاہب سے ہی نفرت ہونے لگتی ہے۔

ہندوازم

پہلے میں ہندوازم کی مثال پیش کرتا ہوں کہ عورتوں کے لئے مذہبی رسوم ادا کرنے کے بارہ میں کیا تعلیم ہے۔ مذہبی نقطہ نگاہ سے بعض صورتوں میں عورت کی حالت جانوروں سے بدتر بیان کی جاتی ہے۔ ہندو تاریخ بتاتی ہے کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک لمبے عرصہ تک اس تعلیم پر عمل پر بھی ہوتا رہا۔ آج حکومت ہندوستان کو اس قسم کی بدرسومات کے خلاف بار بار جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ حالانکہ خود اس حکومت کے اکثر نظم و نسق چلانے والے خود ہندو ہیں۔ ہندو مذہب میں عورت کو وید تک پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ اور کسی قسم کی مذہبی رسوم سوائے مرد کی خدمت کے اور اکیلے بیٹھ کر پوجا پاٹ کرنے کے وہ سرانجام نہیں دے سکتی۔

عیسائیت

جہاں تک بائبل کا تعلق ہے بائبل عورت کو مذہب میں دخل اندازی کرنے سے روکتی ہے۔ کلیسیا میں عورت کو خاموش رہنے کا حکم ہے۔ اور یہ واضح حکم ہے کہ عورت اگر کلیسیا میں کوئی سوال پوچھے یا لوگوں کی موجودگی میں کوئی سوال پوچھے تو اس کے لئے قابل شرم ہے۔ چنانچہ پولوس

رسول کرنتھیوں کے نام خط میں عورتوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ ”عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔ اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسیا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔(1۔کرنتھیوں باب 14 آیات 34-35)

اسلام

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے اسلام میں عورتوں کو اجتماعی عبادات میں شمولیت کی نہ صرف ممانعت نہیں بلکہ برابر کے حقوق دیتے ہوئے سہولتیں دی گئی ہیں۔ یعنی کسی بھی اجتماعی عبادت سے عورت کو روکا نہیں گیا۔ لیکن اس کی خلقت کے اعتبار سے اس پر ایسا بوجھ نہیں ڈالا گیا کہ عبادت میں شمولیت اس پر لازم ہو جائے۔ ان سب امور کا پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے اس لئے یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک جہاد کی فرضیت کا تعلق ہے اس میں بھی بالکل اسی قسم کا سلوک کیا گیا ہے یعنی جہاد میں شمولیت سے عورت کو منع نہیں فرمایا گیا۔ لیکن جہاد میں شمولیت سے اس کو اس رنگ میں مستثنیٰ کر دیا گیا ہے کہ اگر وہ شوق سے چاہے تو شامل ہو جائے ورنہ اس پر جہاد میں شمولیت ضروری نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ کیا جہاد عورتوں پر فرض نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ہے۔ لیکن ان کا جہاد جنگ کا جہاد نہیں ہے بلکہ حج اور عمرہ اور دیگر اس قسم کی نیکیوں میں شمولیت ہی عورت کا جہاد بن جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجه ابواب المناسک ۔باب الحج جهاد النساء)

تو یاد رکھیں کہ جہاد میں شامل ہونا یعنی دین کے دفاع میں قتال میں شامل ہونا عورت پر فرض قرار نہیں دیا گیا۔ لیکن اس کا ثواب اس پر لازم کر دیا۔ جب ایک مرد حج ادا کرتا ہے تو اسے حج ہی کا ثواب ملتا ہے۔ مگر عورت جب حج کرتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مذکورہ بالا حدیث کے مطابق اسے حج کے علاوہ ساتھ ہی جہاد کا بھی ثواب مل جاتا ہے۔ نماز کو جہاد کا قائمقام نہیں فرمایا، روزہ کو جہاد کا قائم مقام نہیں فرمایا بلکہ واضح طور پر حج اور عمرہ کو جہاد کا قائم مقام فرمایا ہے۔ عورت کا خود نکل کر حج میں شمولیت کے لئے جانا بذات خود ایک کار دارد ہے اور عورت کی جو ذمہ واریاں ہیں اور عورت کو سفر میں جس قسم کے خطرات درپیش ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ مرد کو ویسے نہیں ہوتے۔ اس لیے خصوصیت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حج اور عمرہ کو جہاد کا قائم مقام قرار دینا بہت ہی لطیف بات ہے۔ اور اس تعلیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوروں کو شامل کر کے اس حکمت پر مزید روشنی ڈال دی۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کے لئے حج اور عمرہ ہی جہاد ہے۔

(سنن نسائی۔ کتاب مناسک الحج، باب فضل الحج)

اس مضمون کی حکمت بھی اس سے سمجھ آ گئی اور عورت کا جو مقام ہے اس کو بھی مزید عظمت ملی اور تقویت ملی۔ اگر صرف عورت کے لئے فرمایا ہوتا کہ حج کرنا تمہارا جہاد ہے تو اسے اپنی استثنائی کمزوری کا احساس رہتا۔ لیکن دیکھئے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ بوڑھوں، بچوں اور دیگر کمزوروں کو بھی شامل فرما لیا۔ بوڑھے کے لئے جہاد فرض نہیں، بچے کے لئے جہاد فرض نہیں، کمزور کے لئے جہاد فرض نہیں عورت کے لئے جہاد فرض نہیں، ایک ہی وجہ سے۔ اور جن جن کیلئے جہاد فرض نہیں ان کیلئے حج جہاد کا قائمقام قرار دے دیا۔

عورت بحیثیت معلم ومربی

عورت نہ صرف عورتوں کو تعلیم دے سکتی ہے اور ان کی تربیت کر سکتی ہے بلکہ (دین) نے اسے مردوں کا مربی اور معلم بننے کا بھی حق دیا ہے اور یہ وہ حق ہے کہ جس سے کلیسیا نے عورتوں کو محروم رکھا ہے۔ جن چھوٹے چھوٹے فرقوں میں عورت کو پادری بننے کا حق بھی دیا گیا ہے اس پر بکثرت دیگر عیسائی دنیا اعتراض کرتی ہے کیونکہ ان کی رو سے عہد نامہ جدید نے عورت کو یہ حق نہیں دیا۔

جہاں تک سوالات کا تعلق ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں دیکھو کتنی اچھی ہیں، مجھے بہت ہی پیاری لگتی ہیں کیونکہ وہ مہاجر عورتوں کی طرح مسائل پوچھنے میں شرم محسوس نہیں کرتیں اور بے تکلف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے مسائل پوچھ لیتی ہیں جو مہاجر عورتیں پوچھتے شرمائیں۔ اور اس سے وہ دنیا کی تعلیم کا سبب بن رہی ہیں۔ چنانچہ روایتوں میں آتا ہے کہ بعض انصار عورتیں بے تکلفی سے تمام اندرونی مسائل عورتوں کی ذات سے تعلق رکھنے والے پوچھا کرتی تھیں اور یہ انہی کی وجہ ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ان امور میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کا فیض پا رہے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک عورت کی شکایت کا ذکر ہے جو اپنے خاوند کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بار بار اس کا ذکر کرتی تھی۔ غالباً اس حکمت کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بارہ میں کوئی ہدایت نازل نہیں ہوئی تھی۔ مگر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ۔ (المجادلہ:2) تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف توجہ فرمائی۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نے اس عورت کا قول سن لیا ہے جو تجھ سے خاوند کے مقابل پر اپنے حقوق کے معاملہ میں بحثیں کرتی ہے مگر شکایتیں تجھ سے نہیں کرتی شکایتیں اپنے رب سے کرتی ہے۔

”اللہ تمہاری گفت وشنید کو خوب سنتا ہے۔ جانتا ہے کہ کیا گفتگو چلی اور وہ خوب سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔ پس اس عورت کی اس شکایت کو خدا نے سن لیا اور اس کو قبول فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق ہدایت فرما دی اور ہمیشہ کے لئے قرآن میں یہ پیغام دے دیا کہ اگر تم اپنے خاوند سے نالاں ہو اور تمہیں ان سے شکوے ہوں، بے شک قضا تک پہنچو اور اپنے حقوق لینے کی کوشش کرو لیکن قضا پر بنا نہ کرو۔ تمہارا ایک خدا ہے جو تمہارا خیال رکھے گا۔ اور اگر تم توکل کرو گی اور اس کے حضور گریہ وزاری کرو گی تو ضرور تمہارے حق میں فیصلہ فرمائے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ تم شکایت میں سچی ہو۔ اگر تمہاری شکایت سچی نہ ہو اور مرد سچا ہو تو پھر اللہ کی تائید اس مرد کو حاصل ہو گی خواہ قضا اس کے خلاف فیصلہ کر رہی ہو۔

آخر پر ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ روایات تو بے شمار ہیں۔ اس مضمون پر جب آپ سب احادیث کا مطالعہ کریں تو آپ کا ذہن زیادہ واضح اور روشن تر ہوتا چلا جائے گا کہ کس قدر عورت کو عظمت اور عظیم مقام عطا فرمایا گیا ہے۔ لیکن حدیث سے پہلے قرآن کریم کی ایک آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں عورت کو ایک ایسا مقام عطا فرمایا گیا ہے جو تمام دنیا کے مذاہب میں نہ صرف بے مثل بلکہ اس طرح درخشندہ اور چمکتا ہوا ہے کہ اس کے پاسنگ کو بھی کسی اور مذہب کی تعلیم نہیں پہنچتی۔

فرمایا: (۔)(التحریم:12-13)

وہ تمام لوگ یعنی خواہ وہ مرد ہوں یا عورت ہوں جو ایمان لے آئے ان کے لئے خدا تعالیٰ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ گویا فرعون کی بیوی کو جو ایک عورت تھی آئندہ آنے والے عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے اسوہ بنا رہا ہے اس لئے اگر کوئی یہ کہے کہ عورت مرد کے لئے اسوہ نہیں ہو سکتی تو قرآن کی یہ آیت اس کو جھٹلائے گی۔ بہت سی نیکیوں میں عورت نہ صرف اسوہ ہو سکتی ہے بلکہ ایک ایسی خاص نیکی کا ذکر ہے جس میں خدا تعالیٰ نے تمام عالم پر نظر ڈالتے ہوئے عورت کو مثال کے لئے چنا ہے جو نبی اللہ نہیں تھی۔ ورنہ سارا قرآن نبیوں کی مثالوں سے بھرا پڑا ہے اور نبیوں سے بہتر مثالیں اور کیا ہو سکتیں ہیں۔ لیکن دو موضوع ایسے ہیں جن پر عورت کو مثال کے طور پر چنا گیا اور ہمیشہ کیلئے بنی نوع انسان کے لئے ماڈل اور نمونہ بنا دیا گیا۔ ان میں سے ایک فرعون کی بیوی تھی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم محمد نعمان عادل صاحب ابن مکرم محمد سلیمان صاحب کا نکاح مورخہ 27 دسمبر 2002ء کو ہمراہ مکرمہ سعدیہ الیاس صاحبہ بنت مکرم محمد الیاس بقاپوری صاحب مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے مبلغ ایک لاکھ پچھتر ہزار روپے حق مہر پر دارالذکر لاہور میں پڑھا۔ مکرم محمد نعمان عادل صاحب مکرم منشی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے پوتے ہیں جبکہ مکرمہ سعدیہ الیاس صاحبہ مکرم محمد اسماعیل بقاپوری صاحب ابن مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کیلئے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم اطلاع دیتی ہیں کہ میری باجی مکرمہ صبیحہ صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ ناصر صاحب آجکل کراچی میں بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور پریشانیاں دور ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالمنان کوثر صاحب مینیجر و پبلشر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ ولائت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالعزیز صاحب گکھڑ (مرحوم) فضل عمر ہسپتال ربوہ کے سی سی یو وارڈ میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم فاروق احمد صاحب سرور روڈ لاہور کینٹ کی پوتی منال عمر بنت مکرم عمر فاروق صاحب نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کیا ہے اس کی تقریب آمین ان کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ بچی کو انوار قرآن کے زیور سے آراستہ کرے اور دین و دنیا کی بھلائی سے نوازتے ہوئے علمی ترقیات سے سرفراز کرے۔

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1 - مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1 - ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد دین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا طاہر محمود صاحب زعیم انصاراللہ بھوال شہر کی والدہ محترمہ مسرت بیگم صاحبہ زوجہ مکرم رانا محمد حسین صاحب مرحوم مورخہ 22 نومبر 2002ء کو وفات پاگئیں۔ ان کی عمر 66 سال تھی ان کی نماز جنازہ بعد نماز عشاء بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھی بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی سوگواران میں مرحومہ نے دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع سیالکوٹ کے لئے بھجوا رہا ہے۔

(i) توسیع اشاعت کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔
(ii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔
(iii) الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایاجات کی وصولی۔

امراء، صدران، مربیان سلسلہ و جملہ احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
نور کاجل: آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے صرف نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی طلب کریں
نور ابٹنہ: بہترین روائتی ابٹن جو حسن کو چار چاند لگائے
نور آملہ: بالوں کی خشکی، سکری دور کرکے چمک پیدا کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

MAG Malik Abdul Ghafoor
Deals in all kind of Oil and Lubricants
Ganesh Mills Road Factory Area Faisalabad
☎ 648705-617705 Res:724553

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

منگل	14 جنوری	زوال آفتاب	12-17
منگل	14 جنوری	غروب آفتاب	5-28
بدھ	15 جنوری	طلوع فجر	5-41
بدھ	15 جنوری	طلوع آفتاب	7-07

مجلس عمل اسلام کی ٹھیکیدار نہیں۔ جمالی

راولپنڈی میں سکول اور کالج کے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم جمالی نے کہا کہ مجلس عمل اسلام کی ٹھیکیدار نہیں ہے۔ انہیں سیاست کی بجائے تبلیغ کرنی چاہئے۔ وہ اصول سیاست سیکھیں۔ مخالفت کرنی ہے تو کھل کر کریں لیکن منافقت نہ کی جائے۔ مجلس عمل کی قیادت مطالبات کیلئے رات کو مجھ سے رابطہ کرتی ہے اور دن کو پریس میں اپنا موقف تبدیل کر دیتی ہے۔ اسلام کی ٹھیکیداری کی سوچ رکھنے والوں سے اجتناب کرنا ہوگا۔ پانچ وقت کی نماز ہم بھی پڑھتے ہیں۔

جلسے سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات شیخ رشید احمد نے کہا کہ مجلس عمل والے بیوقوف ہیں۔ ان کے منہ پر اسلام کا نام اور دل میں اسلام آباد پر قبضہ کی آرزو ہے۔ ہم اسلام میں ان کے ساتھ ہیں لیکن انہیں اسلام آباد کا اہل نہیں سمجھتے۔ ہم نے جتنا کھل کر ان سے تعاون کی بات کی اتنا ہی ان کا دماغ خراب ہوتا گیا۔

ایک عہدہ چھوڑنا ہوگا

مجلس عمل کے سربراہ قاضی حسین نے انتخابی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر جنرل پرویز مشرف کو صدر اور آرمی چیف میں سے ایک عہدہ چھوڑنا ہوگا۔ ہم فوج کے ملازم نہیں بنیں گے۔

کراچی اور سنگاپور کے 21-K اور 22-K کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

داخلہ جاری ہے
زبردست معیار تعلیم کے خواہاں والدین کے لئے
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ
مکمل انگلش اور اردو میڈیم (نرسری تا دہم)
ہاسٹل کی سہولت کے ساتھ
فون آفس: 04364-21813

مزید فوجی خلیج بھیجنے کا فیصلہ

امریکہ نے عراق کے خلاف جنگ کے لئے خطے میں مزید 27 ہزار فوجیوں کو بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ قبل ازیں 35 ہزار فوجی بھجوانے کا حکم نامہ جاری ہوا تھا۔ اس طرح خلیج میں امریکی فوجیوں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ ہو جائے گی۔

لیبر پارٹی میں عراق کے مسئلہ پر اختلاف

عراق کے مسئلہ پر لیبر پارٹی میں اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ عراق پر حملہ کیلئے اراکین پارلیمنٹ اور عوام کی اکثریت کی حمایت ٹونی بلیئر کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس حمایت کے بغیر حملہ کا ساتھ دیا گیا تو ٹونی بلیئر کو اقتدار سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں۔ 1956ء میں نہر سویز کے مسئلہ پر وزیراعظم انتھونی ایڈم کو اقتدار سے محروم ہونا پڑا تھا۔

نیوزی لینڈ پارلیمنٹ کے پاکستانی رکن

ڈاکٹر اشرف چوہدری کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ وہ نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں منتخب ہونے والے پہلے پاکستانی اور عالم اسلام کے پہلے ممبر ہیں۔ وہ گزشتہ 26 سال سے نیوزی لینڈ یونیورسٹی میں ایگریکلچرل انجینئرنگ کی تعلیم دے رہے ہیں۔

ایٹمی تجربات جاری رہیں گے شمالی کوریا

شمالی کوریا کے ساتھ امریکی مذاکرات ناکام ہوگئے ہیں۔ اور شمالی کوریا نے کہا کہ ہم ایٹمی تجربات کا سلسلہ جاری رکھیں گے۔ اگر ہمارے پر پابندیاں لگائی گئیں تو ہم سخت دفاعی اقدامات کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔

امریکہ کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی ہوگی

نئے رجسٹریشن قوانین کے تحت پاکستانیوں کو امریکہ میں سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ اس سلسلہ میں امریکہ نے پاکستانی درخواست پر تعاون نہیں کیا اس لئے امریکہ کے ساتھ تعلقات میں پاکستان کو نظر ثانی کرنا پڑے گی۔ دفتر

(باقی صفحہ 8 پر)

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

پیکنگ 20ML	کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)	کاکیشیا Q
رعائتی قیمت	100/-	50/-

نوٹ۔ اصل "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خارجہ کے ذرائع کے بیان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 11 ستمبر کے واقعات کے بعد 10 ہزار سے زائد پاکستانیوں کو امریکہ سے نکال دیا گیا ہے اور پچاس ہزار مزید پاکستانیوں کے انخلا کا خطرہ ہے۔

جہادی چندہ اکٹھا کرنے والی تنظیموں کے خلاف کارروائی کا حکم حکومت پنجاب کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ایسی تنظیموں پر سخت نظر رکھنے اور ان کے خلاف کارروائی کا حکم دیا ہے جو جہاد کے نام پر زکوٰۃ' چندے اور قربانی کی کھالیں اکٹھی کر رہی ہیں۔

پاکستانی فٹ بال ٹیم کی اعلیٰ کارکردگی پاکستانی فٹ بال ٹیم نے حیرت انگیز طور پر سیف ٹورنامنٹ میں پہلے بھارت اور پھر سری لنکا کو شکست دے دی ہے۔ ماضی میں سیف گیمز میں بھی پاکستان فٹ بال ٹیم کی کارکردگی مایوس کن رہی۔ پاکستان اپنے پول کا آخری میچ افغانستان کے ساتھ کھیلے گا۔

پاکستانی ادیبوں کو ویزا دینے سے انکار پنجابی کانفرنس میں شرکت کیلئے پاکستانی ادیبوں کو بھارت نے ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR طاہر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: غلام مرتضیٰ محمود فون دکان 213649 فون رہائش 211649

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ جنوبی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناتاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

ایم موسیٰ اینڈ سنز
100 YEARS
ڈیلرز:۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آر ٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

The Vision of Tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: ریفریجریٹر۔ ائرکنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر۔ کوکنگ رینج گیزر۔ ہیٹر۔ واشنگ مشین۔ مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور فون 7223347-7239347-7354873

سکرین پرنٹنگ، پینل پلیٹس، مونوگرامز
گرافک ڈیزائننگ، شیلڈز، بلسٹر پیکجنگ
خان نیم پلیٹس
ویکیم فارمنگ، کمپیوٹرائزڈ فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

نسیم جیولرز
فون دکان 212837 رہائش: 214321
23۔ قیراط اور 22 قیراط جیولری سپلائرز
پروپرائٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد ایم بی اے
اقصیٰ روڈ ربوہ

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

بازار صرافہ سیالکوٹ
الفضل جیولرز
پروپرائٹر: عبدالستار
جدید اور رینیسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
فون دکان: 0432-592316 رہائش: 0432-292793 موبائل: 0300-9613255

فائن آرٹ جیولرز
پروپرائٹر: سفیر احمد
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 فون رہائش: 0432-586297 موبائل: 0300-9613257
E-mail: fineart_jewellers@hotmail.com